محمد ارسلان زاہد

انصاف......ایوانِ اقتدار، اور......مولانا اعظم طارق

صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے اپنے ۱۲ر جنوری ۲۰۰۲ء کے خطاب میں لشکر طیبہ، جیش محمدؐ، تحریکِ نفاذِ شریعتِ محمدیؐ، سپاہ صحابہؓ اور تحریک جعفریہ کو دہشت گرد قرار دے کر اُن کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی تھی جہادی تنظیموں لشکر طیبہ اور جیش محمدؐ کے ساتھ ساتھ سپاہ صحابہؓ اور تحریک جعفریہ کو بھی پابندی کے صدارتی آرڈر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سپاہ صحابہؓ اور تحریک جعفریہ کو خاص طور پر فرقہ واریت اور دہشت گردی میں ملوث قرار دے کر اُن کو کام سے روک دیا گیا۔ ملک کے اندر اُن کی ہر طرح کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی۔ صدر مملکت کے اعلان کے ساتھ ہی قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ملک گیر دروازہ توڑ آپریشن کرتے ہوئے مذکورہ تنظیموں کے کارکنوں اور عہدیداروں کی بڑے پیمانے پر پکڑ دھکڑ شروع کر دی۔ روز بروز ان تنظیموں کے گرفتار کارکنوں اور عہدیداروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ حکومت کے الزامات اگرچہ سپاہِ صحابہؓ اور تحریک جعفریہ پر یکساں تھے لیکن حکومتی عتاب کا عملی نشانہ سپاہِ صحابہؓ ہی بنی۔ حکومت نے مولانا محمد اعظم طارق سے لے کر عام کارکن تک ہزاروں بے گناہوں کو پابند سلاسل کیا اور ان کے مقدمات کو خصوصی عدالتوں میں منتقل کر کے اپنی منشاء کے مطابق فیصلوں کے لئے دباؤ بڑھایا۔ جبکہ دوسری طرف سے علامہ ساجد نقوی کو گرفتار کرنے کی زحمت گوارا کی اور نہ ہی ان کی تنظیم کے ''اعزاز'' میں پکڑ دھکڑ کا کوئی جامع پروگرام ترتیب دیا۔ بس کچھ غیر معروف لوگوں کو گرفتار کر کے کوٹہ پورا کیا گیا۔ اب عملاً صورتِ حال یہ ہے کہ کالعدم تحریک جعفریہ پوری آب وتاب کے ساتھ اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے پریس کانفرنسوں اور جلسے جلوسوں سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ حکومتی عمائدین سے ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔

تو کیا ساڑھے چودہ کروڑ کے اس ملک میں حکومت کو اگر کوئی سب سے بڑا دہشت گرد نظر آتا ہے تو وہ بے چارہ اعظم طارق ہی ہے؟ اُس کے جرائم کی فہرست میں سب سے بڑا جرم یہی ہے کہ وہ ناموسِ اصحابؓ محمد ﷺ کے تحفظ کے لئے حکومت سے قانون مانگتا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ بابائے قوم محمد علی جناحؒ کی شان میں گستاخی کے مرتکب کے لئے دس سال قید بامشقت کی سزا موجود ہے لیکن محمد عربی ﷺ کے مقدس اصحابؓ پر صبح وشام سب وشتم کرنے والے کو روکنے کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ وہ گلی گلی، کوچے کوچے عظمتِ صحابہؓ کے ترانے گانے کے لئے پہنچ جاتا ہے یہی اُس کا جرم ہے کہ اس کی وجہ سے وہ گزشتہ بارہ سال سے حکومتی عقوبت خانوں کے چکر کاٹ رہا ہے۔ کبھی اُسے دہشت گرد قرار دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے اور کبھی اُس کی حفاظت کا بھونڈا بہانہ بنا کر اُسے اپنی اہلیہ اور بچوں سے دور کر دیا جاتا

ہے۔ گویا حکومت نے دہشت گردوں کی اقسام بنا رکھی ہیں اور جو حکومت کی اس غیر اعلانیہ تقسیم نے ملک کے عقل منداور صاحبِ بصیرت لوگوں کو بہت کچھ سوچنے کا جواز فراہم کر دیا ہے۔ کیا حکومت کا دانشمند گروہ اس بات کا ادراک نہیں رکھتا کہ حکومت کی یہ دوزخی پالیسی فرقہ واریت کو پروان چڑھانے کا سبب بنے گی اور فرقہ واریت کو ختم کرنے کا حکومتی خواب بکھر کر رہ جائے گا۔ حکومت کے ناروا سلوک کا نشانہ بننے والا گروہ اپنے اندر حکومت کے خلاف نفرت اور کدورت کے جذبات پالے گا۔ ایک کو نوازنے اور دوسرے کو رگیدنے کی یہ پالیسی یقیناً امن وامان کے فروغ میں رکاوٹ بنے گی۔

سیدھی بات ہے کہ جب دونوں پارٹیاں فرقہ وارانہ سرگرمیوں میں ملوث ہیں تو پھر دونوں کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہیے اور اگر کوئی امن دشمن سرگرمیوں میں ملوث نہیں تو پھر اُسے پابندی سے مستثنیٰ قرار دے کر اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی اجازت ہونی چاہیے۔ لیکن جب پابندی لگ چکی تو پھر ایک جماعت کے مقدر میں جیل کی سلاخیں اور دوسری کے مقدر میں سرکاری پروٹوکول کیوں؟

آخر میں چند گزارشات متحدہ مجلس عمل کی قیادت سے۔ یقیناً اُن کا ملکی سلامتی کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا ایک نیک شگون ہے۔ مذہبی کارکنوں کی یہ عرصے سے آرزو تھی کہ اُن کے قائدین ملکی ونظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر نفاذِ اسلام کی طرف پیش قدمی کا سفر شروع کریں۔ آج متحدہ مجلس عمل کی صورت میں اُنہیں اپنے خوابوں کی تعبیر مکمل ہوتے نظر آ رہی ہے۔ لیکن کیا قائدین مجلس نے کبھی یہ سوچا کہ اُن کی صفوں میں حکومت کی طرف سے دہشت گرد قرار دی گئی کالعدم تنظیم (تحریک جعفریہ) کے قائد بھی مجلس کی نائب صدارت کے عہدے پر متمکن ہیں۔ یہ تنظیم افغانستان پر امریکی حملے کے دوران حکومت کی ہم نوا تھی۔ سقوطِ کابل کا جوجشن اس تنظیم نے منایا، پوری قوم اُس سے آگاہ ہے۔ یہ وہی جماعت ہے جو ماضی قریب میں کشمیر میں جہاد کرنے والی سب سے زیادہ معروف تنظیم کالعدم جیش محمدؐ کو دہشت گرد قرار دلوانے کے لئے حکومت پر دباؤ بڑھا رہی تھی۔ جیش محمدؐ کے قیام وتاسیس کے بعد قائد ملتِ جعفریہ نے جو بیان دیا وہ ریکارڈ پر ہے کہ ''جیش محمدؐ جہادی تنظیم نہیں بلکہ دہشت گردوں کا منظم لشکر ہے'' کیا ایسا ''شاندار'' ریکارڈ رکھنے والا لیڈر متحدہ مجلس عمل کی صفوں میں مضبوطی کا سبب بن سکتا ہے؟

عمر فاروق ہارڈ ویئر اینڈ مل سٹور

عمارتی و صنعتی سامان، ہارڈ ویئر، پینٹس، ٹولز، بلڈنگ میٹریل

گورنمنٹ سے منظور شدہ کنڈے، باٹ و پیمانہ جات

صدر بازار۔ ڈیرہ غازی خان فون:0641-462483